بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب:

قبضہ حاصل کرنے سے پہلے مشین کو فروخت کرنا

ابو احسان مناسرا کے لئے

سوال:

ہمارے معزز شیخ،

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

برائے مہربانی کیا آپ "معاہدے" سے متعلق ایک ذاتی سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟

میرے پاس 400 مربع میٹر جگہ کے ساتھ ایک کارپنٹیری مشین ہے۔ایک شخص مشین خریدنے کے لئے آیااور میں مشین فروخت کرنے پر راضی ہو گیا۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا وہ اس جگہ کو کرایہ پر لے سکتا ہے تا کہ وہ یہاں مجھ سے خریدی ہوئی مشین کو رکھ سکے اور ساتھ ساتھ اسی جگہ میں اس پر کام بھی کر سکے۔ہمارے درمیان ان شرائط پر معاہدہ ہو گیا۔اہم بات یہ ہے کہ مشین پورٹیبل (آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والی) ہے لیکن اسی جگہ میں رکھی جاتی ہے،اور یہ کہ اس جگہ کی چابی اس شخص کے پاس ہو گی کہ جس نے اس جگہ کو کرائے پر لیا ہے اور مشین کا اصل مالک ہے اور اس کو اس جگہ کا پورا اختیار ہے اور کسی چیز کو نقصان پہنچائے بغیر جگہ کو استعمال کرنے کے لئے آزاد ہے۔

اگر مشین کو منتقل نہ کیا جائے تو کیا ہمارے درمیان معاہدہ شرعی اعتبار سے درست ہے؟

یا مشین کو منتقل نہ کرنے اور اُسی جگہ میں رکھے جانے، جسے اُس (مشین کے خریدار) نے کرائے پر لیا ہے، کی وجہ سے معاہدہ باطل ہے؟

اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے اور آپ کے ہاتھوں سے فتح لائے۔

برائے مہربانی جلد سے جلد اس سوال کا جواب دیں کیونکہ اس کی ضرورت ہے۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

فروخت میں، شے کی وصولی اور اس کے قبضے کو حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے، لیکن یہ صرف ایسی چیزوں کے لئے ضروری ہے جن کا وزن کیا جا سکتا ہو، انہیں ناپا اور شمار کیا جا سکتا ہو، مثال کے طور پر چاول، کپڑا یا کھانے پینے کی چیزیں جیسے تربوز یا کیلے وغیرہ۔۔۔ایسی چیزیں جو ناپی جاتی ہیں اور ان میں وہ چیزیں بھی شامل ہیں جو ہاتھ یا بازو سے ناپی جاتی ہیں۔۔۔یا شمار میں فروخت کی جاتی ہیں جیسے تربوز یا وہ چیزیں جو وزن کر کے فروخت کی جاتی ہیں اور پیمائش کر کے فروخت کی جاتی ہیں اور ہاتھ یا بازو کے ذریعے یا وزن یا شمار کر کے ان کی پیمائش کی جاتی ہے۔۔۔ان سب کو فروخت کے دوران خریدار کے لئے ان کی جگہ سے منتقل کرنا ضروری ہے۔ان کی آگے فروخت کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ان کا قبضہ حاصل ہو جائے اور وہ شے اس کی دکان پر منتقل ہو جائے۔پس تاجر کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کو بیچے جس کا وہ مالک نہیں ہے یعنی وہ اس کی دکان میں نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ»

"جو کوئی بھی غلہ خریدتا ہے وہ اُسے اُس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ اُس کا قبضہ حاصل نہ کر لے"(بخاری)۔

اسی طرح مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے: «

«وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنْ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ»

"ہم مسافروں سے اندازہ (وزن، پیمائش) کے بغیر غلہ خریدتے تھے، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی فروخت سے منع فرمایا جب تک کہ ہم اسے اُس جگہ سے منتقل نہ کردیں"۔

مسلم نے نبی ﷺ سے روایت کیا:

«مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ»

"جو بھی خوراک خریدتا ہے، وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ اُس کا وزن نہ کرلے"۔

حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ:

«قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَشْتَرِي بُيُوعًا فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يُحَرَّمُ عَلَيَّ قَالَ فَإِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ»

"میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ، میں سامان خریدتا ہوں، میرے لئے کونسا حلال ہے اور کونسا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم سامان خریدتے ہو، تو اُس وقت تک آگے فروخت نہ کرو کہ جب تک اُس کو اپنے قبضے میں نہ لے لو" (احمد)۔

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے:

«إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ»

"نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ سامان کو وہاں بیچا جائے جہاں وہ خریدا گیا حتیٰ کہ تاجر اسے اپنے مقامات پر منتقل کرلیں" (ابوداؤد)۔

احمد نے اپنی مسند میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا بِكَيْلٍ أَوْ وَزْنٍ فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ»

"جو بھی غلہ خریدتا ہے؛ ناپ یا وزن کے حساب سے، تو وہ اُسے اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے"۔

یہ واضح ہے کہ احادیث وزن اور پیمانہ، اور ساتھ ساتھ عام خوراک کا ذکر کرتی ہیں۔ اور غلہ کو کبھی وزن کیا جاتا ہے، کبھی ناپا جاتا ہے یا گنا جاتا ہے، مثال کے طور پر کبھی کبھار کچھ قسم کے پھل تعداد کے حساب سے فروخت کیے جاتے ہیں۔۔۔ لہٰذا، قبضہ حاصل کرنے کی ضرورت ہر اس چیز میں ایک شرط ہے جس کا تعلق غلہ، وزن، پیمائش یا تعداد کا اندازہ لگانے سے ہو۔

لیکن دیگر اشیاء کہ جن کا وزن، پیمائش یا گنتی نہیں کی جاسکتی، انہیں فروخت کرنے کے لئے اُن کا قبضہ حاصل کرنے کی کوئی شرط نہیں ہیں۔ یہ گھر، زمین، جانوروں اور اس طرح کی دیگر اشیاء کی فروخت پر لاگو ہوتا ہے، کیونکہ گھر اور زمین اپنی جگہ سے نہیں ہلائے جاسکتے، اور جانوروں کے لئے اس حدیث کی بنا پر ہے کہ بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک پریشان کرنے والے اونٹ پر سوار تھے جو کہ عمرؓ کا تھا،

«فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ»

"آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے فروخت کردو۔ عمرؓ نے کہا: یہ آپ کا ہوا۔ نبی ﷺ نے اسے خریدا اور پھر فرمایا اے عبداللہ، یہ تمہارا ہوا، تم اس کے ساتھ جو چاہو کرسکتے ہو"۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے عمرؓ سے اسے خریدا اور عمرؓ سے قبضے میں لینے سے قبل اسے عبداللہ بن عمرؓ کو فروخت کردیا۔ اس کے علاوہ مسلم نے اپنی صحیح میں عامر سے روایت کیا، کہ جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ:

«أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ»

" وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو کہ تھوڑا جھک گیا تھا، اور آپؓ نے اسے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے آپؓ سے ملاقات کی اور آپؓ کے لئے دعا کی اور اونٹ کو ضرب لگائی، تو وہ ایسے دوڑا جیسے پہلے کبھی نہیں دوڑا تھا۔ نبی ﷺ نے کہا: اسے ایک 'یوقیہ' میں مجھے فروخت کردو۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر سے کہا: اسے

مجھے فروخت کردو۔ لہٰذا میں نے آپ ﷺ کو وہ اونٹ ایک 'یوقیہ' میں فروخت کر دیا، لیکن اس شرط پر کہ اس اونٹ پر سوار ہو کر مجھے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ جب میں (اپنے گھر) پہنچا تو میں اونٹ کو آپ ﷺ کے پاس لے گیا اور انہوں نے مجھے اس کی قیمت نقد میں ادا کی۔ پھر جب میں واپس جا رہا تھا تو انہوں نے میرے پیچھے (کسی شخص کو) بھیجا (اور جب میں لوٹا) تو انہوں نے کہا: کیا تم نے دیکھا کہ میں نے تم سے اونٹ خریدنے کے لئے قیمت کم کرنے کو کہا؟ اپنا اونٹ اور اپنے سکے لے لو، یہ تمہارے ہوئے"۔

حدیث میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جابر بن عبد اللہؓ کا اونٹ خریدا، لیکن نبی ﷺ نے اس کا قبضہ حاصل نہیں کیا، اور جب تک وہ اپنے گھر نہ پہنچ گئے جابر بن عبد اللہؓ اونٹ پر سوار رہے۔۔۔ اور پھر انہوں نے اونٹ نبی ﷺ کو دیا۔

لہٰذا، جانوروں اور اسی طرح کی چیزیں جو عام طور پر وزن یا پیمائش یا تعداد کے حساب سے فروخت نہیں کی جاتی، ان کی آگے فروخت کے لئے ان کا قبضہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لہٰذا کارپینٹری مشین جس کا آپ نے ذکر کیا ہے جانوروں کی خرید و فروخت کے زمرے میں آتی ہے، لہٰذا آپ اسے اپنے قبضے میں لئے بغیر فروخت کر سکتے ہیں، یعنی اسے اپنی جگہ سے ہلانا ضروری نہیں۔۔۔ دوسرے الفاظ میں، مشین کی فروخت کا معاہدہ درست ہے چاہے کہ خریدار اسے اپنے گھر منتقل کر دے یا جس جگہ پر وہ رکھی ہے اس جگہ کو کرائے پر لے لے اور مشین کو اُسی جگہ رکھے، اور فروخت کی یہ اجازت درست ہے۔ اللہ تعالیٰ مشین کی فروخت کے اس معاہدے میں برکت ڈالے اور آپ اور خریدنے والے کو بھی برکت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے، وہ ہماری رہنمائی فرمائے۔

آپ کا بھائی،

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

22 جمادی الاول 1439 ہجری

8 فروری 2018 عیسوی